نمبر ۶۲	یکم شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء	جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۹ نومبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ ۱۰- نومبر سندھ سے واپس تشریف لے آئے ؛

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے ۱۹- نومبر کو امتحانِ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا۔ جس میں مرکزی جماعت کے ۳۲ مرد اور تین خواتین شامل ہوئیں۔ دو نابینا حافظ بھی شریک امتحان ہوئے۔

چودھری شمشاد علی صاحب مرحوم کا چھوٹا بچہ لاہور میں سیڑھیوں سے گر پڑنے کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ ۱۷- نومبر کو اس کی لاش لائی گئی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھایا۔ احباب بچہ کے متعلقین کے لئے صبر کی دعا فرمائیں ؛

حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ سے اب قادیان آگئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر غوثیت۔ اور قطبیت ملتی ہے

فرمایا "میں نے عام طور پر شائع کیا۔ کہ استجابت دعا کا مجھے نشان دیا گیا ہے۔ جو چاہے۔ میرے مقابلہ پر آ جائے۔ میں نے کہا۔ کہ جو مجھے حق پر نہیں سمجھتا۔ وہ میرے ساتھ مباہلہ کر لے۔ میں نے یہ بھی شائع کیا کہ قرآن کریم کے حقائق ومعارف کا ایک نشان مجھے عطا ہوا۔ اس میں مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ مگر ایک بھی ایسا نہ ہوا۔ جو میرے سامنے آتا۔ اور میری دعوت کو قبول کر لیتا۔ پھر خدا نے مجھے بشارت دی۔ کہ ینصرک اللّٰہ فی مواطن۔ اور اس کا ثبوت دیا۔ کہ ہر میدان میں مجھے کامیاب کیا پس اگر ان نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اور اس کی تسلی نہیں ہوتی پھر وہ کسی اور کے پاس جائے۔ یا کسی عیسائی کے پاس جائے۔ اور تسلی کر لے اگر کر سکتا ہے ؛ لیکن سچائی کو چھوڑ کر تسلی کہاں ؛

میں جس راہ کی طرف بلاتا ہوں۔ یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے بڑے بڑے انعام ہوتے ہیں جو لوگ مجھے قبول کرتے ہیں۔ ان کا دین و دنیا بھی اچھی ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ درحقیقت وہ زمانہ آتا ہے۔ کہ ان کو امیت سے نکال کر خود قوتِ بیان عطا کریگا۔ اور وہ منکروں پر غالب ہونگے لیکن جو شخص دلائل اور نشانات کو دیکھتا ہے۔ اور پھر دیانت امانت اور انصاف کو ہاتھ سے چھوڑتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا او کذب بآیاتہ " (الحکم ۱۰- دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں کہ میرے لخت جگر محمود احمد کے لئے جو جماعت کا خلیفہ اور امام ہے متواتر چالیس دن تک فریضہ نماز اور تہجد میں صحت اور درازیٔ عمر کی دعا کریں۔ یہ میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں اور اس بارے میں سخت تاکید ہے

والسلام

ام محمود

فہرست مضامین خاتم النبیین نمبر ۱۹۳۳ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کا خاتم النبیین نمبر جس شان کا تیار ہوا ہے۔ اس کا اندازہ احباب کرام حسب ذیل فہرست مضامین سے لگا سکتے ہیں۔ جن اصحاب نے ابھی تک اس پرچہ کے لئے آرڈر نہ بھیجا ہو۔ وہ فوراً مطلع فرمائیں۔ کہ کتنے پرچے ان کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ قیمت فی پرچہ ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے

مردوں کے مضامین

خواتین کے مضامین

بقیہ فہرست

نظمیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۲ قادیان دارالامان مورخہ یکم شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۲۱

کابل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

”آہ نادر شاہ کہاں گیا“

گذشتہ پرچہ میں افغانستان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے سلسلہ میں جو نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔ اس پیشگوئی کا مختصراً ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو ”آہ نادر شاہ کہاں گیا“ کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں شائع فرمائی تھی۔ اور جو اب نہایت ہی حیرت انگیز صورت میں لفظ بلفظ پوری ہو چکی ہے۔ مضمون پیش نظر میں اس کے پورے ہونے کی کسی قدر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

مختصر الفاظ میں عظیم الشان واقعات کا ذکر

اگرچہ یہ پیشگوئی نہایت مختصر ہے۔ اور اس کے صرف چند الفاظ ہیں لیکن اس کے ایک ایک لفظ میں غیر معمولی طور پر آئندہ رونما ہونے والے عظیم الشان واقعات کی خبر دی گئی تھی۔ اور اب وہ تمام واقعات انتہائی وضاحت کے ساتھ پورے ہو چکے ہیں۔

تنزل کے بعد ترقی

اس بارے میں سب سے پہلی بات قابل توجہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں جو نام لیا گیا۔ اس کے متعلق کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ آسکتا تھا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص افغانستان کا بادشاہ ہوگا۔ بے شک اس وقت ایک شخص جس کا نام نادر خان تھا۔ کابل کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھنے والا موجود تھا۔ لیکن اس کے خاندان پر جو ادبار آچکا تھا۔ اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے۔ انسانی عقل و فکر اپنی انتہائی بلند پروازی کے ساتھ بھی اس حد تک نہ پہونچ سکتی تھی۔ کہ اسے نادر خاں کی بجائے نادر شاہ کی شکل میں دیکھ سکے۔ اس شخص کی پیدائش اس وقت ہوئی۔ جبکہ اس کا خاندان بحالت جلاوطنی نہایت بے کسی اور بے بسی کی زندگی ڈیرہ دون میں بسر کر رہا تھا۔ اور اس سے ظاہر تھا۔ کہ کابل کے حکمران خاندان کے مقابلہ میں اس کے خاندان کی کیا ہستی ہے۔ پھر اگرچہ امیر حبیب اللہ نے اس کے خاندان کو کابل آنے کی اجازت دے دی۔ تاہم اس شخص کی انتہائی عزت افزائی جو کی گئی وہ یہ تھی۔ کہ اسے فوج میں معمولی عہدہ پر ملازم رکھ لیا گیا۔ اس طرح گو اُسے ذاتی قابلیت کے جوہر دکھانے کا موقع مل گیا۔ اور دراصل میں اس نے نہایت اعلیٰ جوہر دکھائے۔ اور روز بروز ترقی کرتا گیا حتےٰ کہ سپہ سالار اعظم افواج افغانستان بنا دیا گیا۔ لیکن دنیا کی نظر میں بلکہ خود اس کی اپنی نظر میں یہ اس کا انتہائی عروج تھا۔

عروج کے بعد زوال

پھر حالات نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ امان اللہ کے عہد حکومت میں اس کے لئے اپنا یہ اعزاز قائم رکھنا ناممکن ہو گیا۔ اور اس کا سارا عروج تنزل سے بدل گیا۔ وہ نہ صرف اپنے ملکی معاملات سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ بلکہ فرانس میں غریب الوطنی کی زندگی بسر کرنے لگا۔ اس وقت وہ پھر گمنامی اور کس مپرسی کی ظلمت میں چھپ گیا۔ اگرچہ امان اللہ خان کی حکومت کو مستحکم بنانے میں سب سے زیادہ دخل اسی کا تھا۔ لیکن پارٹی بازی نے امان اللہ کو اس سے کشیدہ کر دیا اور ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے۔ کہ وہ جلاوطنی کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔

افغانستان میں انقلاب

لیکن اب وقت آچکا تھا۔ کہ وہ نادر خان سے نادر شاہ بنکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کرے۔ اس لئے افغانستان میں ایسا انقلاب رونما ہوا۔ جس کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اس وقت افغانستان میں امان اللہ کا طوطی بول رہا تھا۔ اور یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ امان اللہ کی حکومت اتنی مضبوط اور اتنی طاقتور ہے۔ کہ کوئی اس کے خلاف آواز نہیں بلند کر سکتا۔ سارا افغانستان اس کی مٹھی میں ہے۔ اور اس کے اشاروں پر چلنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ لیکن یکلخت ایسا زلزلہ آیا۔ کہ افغانستان زیر و زبر ہو گیا۔ ایک ذلیل اور بے حقیقت ڈاکو بچہ سقہ قزاقوں کا ایک چھوٹا سا گروہ لیکر آندھی کی طرح اٹھا۔ اور آن کی آن میں سارے افغانستان پر چھا گیا۔ امان اللہ خان باوجودیکہ ۹ سال کا طویل عرصہ اپنا تسلط جمانے میں صرف کر چکا تھا۔ زمانہ حال کے بہترین آلات حرب سے مسلح لشکر جرار رکھتا تھا۔ حکومت کا تمام ساز و سامان اس کے قبضہ میں تھا۔ اور غنیم کا مقابلہ کرنے کے ہر قسم کے ذرائع اس کے پاس موجود تھے۔ مگر اس ڈاکو کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکا۔ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد اس کے خاندان کے کئی افراد موجود تھے۔ مگر ان میں سے بھی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ قزاقوں کے چھوٹے سے گروہ کا مقابلہ کر سکے۔ ان سب نے بچہ سقہ کے آگے ہتھیار ڈالدیئے۔ اور کابل پر ایک ڈاکو کا کابل قبضہ ہو گیا۔ یہ قبضہ کئی ماہ تک جاری رہا۔

کابل کو نادر خاں کی ضرورت

اس وقت افغانستان میں ایسے خاندان بھی موجود تھے۔ جو اپنی شجاعت اور بہادری پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔ ایسے افراد بھی موجود تھے۔ جو اپنے آپ کو فنون جنگ کے ماہر خیال کرتے تھے۔ اور ایسے اشخاص بھی موجود تھے۔ جو ملک میں اثر و رسوخ رکھنے کے دعویدار تھے۔ مگر کسی میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ ایک ڈاکو کے قبضہ سے اپنے ملک کو نجات دلائے۔ اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے۔ اس وقت سب کی نظریں اس شخص کی طرف اٹھیں۔ جو کابل سے ہزار ہا میل دور بیمار پڑا تھا۔ اور جس کا نام نادر خان تھا۔ سب نے بالاتفاق یہ سمجھ لیا۔ کہ وہی اس مصیبت سے کابل کو نجات دلا سکتا ہے۔ اس طرح گویا تمام افغانستان بزبان حال پکار رہا تھا۔ کہ آہ نادر خاں کہاں گیا۔ اور یہ کہہ رہا تھا۔ کہ وہ آئے اور آکر ملک کو تباہی سے بچائے۔

نادر خان نادر شاہ بن گیا

اہل کابل اس وقت یہی کہہ سکتے تھے۔ کیونکہ جسے وہ پکار رہے تھے۔ وہ اس وقت تک نادر خاں ہی تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک چونکہ یہ مقدر ہو چکا تھا۔ کہ وہ افغانستان کو نجات دلائیگا۔ اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر نادر خاں کی بجائے نادر شاہ بن جائیگا۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو خبر دی۔ اس میں اُسے نادر خاں نہیں۔ بلکہ نادر شاہ قرار دیکر بتا دیا۔ کہ وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ اپنے ملک کی حالت زار اور اہل ملک کی اپنے متعلق پکار سنکر بیماری کی حالت میں ہی چل پڑا۔ اور باوجودیکہ وہ بالکل بے سر و سامان تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بچہ سقہ کے مقابلہ میں اسے کامیابی عطا کی۔ اور وہ اس مصیبت سے اپنے ملک کو نجات دلانے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر تمام ملک نے متفقہ طور پر تاج و تخت اُسے پیش کیا۔ اور وہ نادر خاں سے نادر شاہ بن گیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا وہ حصہ پورا ہو گیا۔ جو ”نادر شاہ“ کے الفاظ کا حامل تھا۔

نادر شاہ کی غیر معمولی کامیابی

یہ وہ عملی صورت تھی۔ جس نے نہایت ہی غیر معمولی حالات میں ”نادر خاں“ کو ”نادر شاہ“ بنا دیا۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیب کی جو بات کئی سال قبل ظاہر فرمائی

وُہ باوجود ظاہری حالات کے بالکل مخالف ہونیکے کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ ہوسکتا تھا۔ کہ بچہ سقہ نے جب امان اللہ اور اسکے تمام خاندان کو شکست فاش دیکر سلطنت حاصل کر لی تھی۔ اور سارے کابل میں اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی باقی نہ رہا تھا۔ تو وہی کابل پر حکمران رہتا۔ مستقل حکومت کو تہ وبالا کرکے اور کئی ماہ تک ملک میں حکومت کرکے اس نے ثابت کر دیا تھا۔ کہ کابل کو وُہ اپنے قبضہ میں رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پھر ہوسکتا تھا۔ کہ کابل سے ہی کوئی اور شخص کھڑا ہو جاتا۔ جو بچہ سقہ کو شکست دیکر خود حکمران بن جاتا۔ چنانچہ بعض نے اس کے لئے کوشش بھی کی۔ مثلاً جنرل غلام نبی خان نے چڑھائی کی اور شکست کھائی۔ سردار علی احمد جان نے مقابلہ کیا۔ اور گرفتار کرکے توپ سے اڑا دیا گیا۔ اس طرح بچہ سقہ کی حکومت اور زیادہ مستحکم ہو گئی۔ پھر یہ بھی ہوسکتا تھا۔ کہ نادر خاں اس وقت تک زندہ ہی نہ ہوتا۔ مگر خدا تعالٰے نے انہیں زندہ رکھا۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ سارا کابل نادر خان کو اپنا نجات دہندہ سمجھے۔ اور وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کرتا ہوا نادر شاہ بنے۔ بظاہر حالات اس کی کامیابی ناممکن تھی۔ وُہ اپنے ملکی معاملات سے علیحدگی اختیار کر چکا تھا۔ ایک غیر ملک میں بیکسی کی حالت میں پڑا تھا۔ اسکی صحت بہت خراب ہو چکی تھی۔ اتنی خراب کہ جب وُہ جہاز پر سوار ہونیکے لئے سٹوآیا تو سٹریچر پر لٹا کر اُسے کشتی میں رکھا گیا۔ کابل کی زمین کرۂ آتش فشاں کا نمونہ بنی ہوئی تھی۔ ہر طرف کشت وخون جاری تھا امن وامان بالکل مفقود ہو چکا تھا۔ ایسی حالت میں ایک بے سر وسامان انسان کا کابل کی طرف رُخ کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ چنانچہ جب وُہ کابل میں داخل ہوا۔ تو نہ اس کے ساتھ کوئی فوج تھی۔ نہ کوئی اور ساز وسامان۔ مگر خدا تعالٰے چونکہ اسے نادر خاں سے نادر شاہ بنانے والا تھا۔ اس لئے اسے اس بے سر وسامانی کے باوجود دوسرے تمام لوگوں کے مقابلہ میں کامیابی عطا کی۔ اور اس کا نادر شاہ بننا تمام دُنیا پر ظاہر ہو گیا۔

نادر خان کیوں نادر شاہ کہلائے

اگرچہ تخت حکومت کا حاصل ہونا ہی اس بات کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔ کہ نادر خان کابل کے حکمران ہو کر نادر شاہ بن گئے۔ لیکن ہوسکتا تھا۔ کہ وہ افغانستان کا حکمران بننے کے باوجود سابقہ حکمرانوں کی طرز پر نادر خاں ہی کہلاتے اور کسی کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا۔ کہ وُہ تو نادر خان ہیں۔ نادر شاہ نہیں۔ اس لئے پیشگوئی میں جو نام بتایا گیا۔ وہ ان پر صادق نہیں آتا۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث (۲۸ فروری ۱۹۳۰ء) نے اس وقت جبکہ نادر شاہ نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اور ہم نے اس کا نادر شاہ بننا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کیا۔ لکھا۔

"شاہ کے لفظ میں پیشگوئی ہے۔ کہ نادر خاں آخر میں نادر شاہ بن جائیگا (الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۰ء)۔ بات تو بہت معقول ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کیا افغانستان میں نادر شاہ بولا جاتا ہے۔ کیا افغانستان کی اصطلاح میں بادشاہ کو شاہ کے لقب سے کبھی یاد کیا گیا۔ کیا کبھی عبدالرحمٰن شاہ یا حبیب اللہ شاہ یا امان اللہ شاہ کے القاب کسی نے سنے۔ وہاں تو شاہ کا لقب بادشاہ کیلئے ہے ہی نہیں۔ بلکہ ہم کہینگے کہ ہندوستان میں کسی معتبر تحریر میں عبدالرحمٰن شاہ یا حبیب اللہ شاہ وغیرہ نہیں ملتے۔"

گویا "اہلحدیث" نے یہ تو تسلیم کیا۔ کہ شاہ کے لفظ میں پیشگوئی ہے۔ کہ نادر خان آخر میں نادر شاہ بن جائیگا۔ اور اسے "بات تو معقول ہے" قرار دیا مگر اس کے متعلق یہ سوال کیا۔ کہ کیا افغانستان کی اصطلاح میں بادشاہ کو شاہ کے لقب سے کبھی یاد کیا گیا۔ اور مثال میں سابقہ حکمرانوں کے نام پیش کئے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ سابقہ حکمرانوں کے نام کے ساتھ شاہ کا لقب کبھی استعمال نہیں کیا گیا اور ہو سکتا تھا۔ کہ اسی طرز کو مدنظر رکھتے ہوئے نادر خاں بادشاہ ہونے کے بعد نادر خاں ہی کہلاتے۔ لیکن وُہ خدا جس نے نہایت غیر معمولی حالات میں انہیں بادشاہ بننے کا موقع دیا تھا۔ اور اس لئے دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو۔ اسی نے ایک طرف تو انکے دل میں یہ ڈالا کہ وُہ سابقہ طریق کے خلاف نادر خاں کی بجائے نادر شاہ کہلائیں۔ اور دوسری طرف دنیا کو اس نام کی قبولیت کیلئے تیار کر دیا۔ چنانچہ نادر خاں بادشاہ بننے کے بعد نادر شاہ ہی کہلائے۔ حتٰے کہ ان کے بھائی شاہ ولی خاں صاحب نے اسی زمانہ میں جبکہ وُہ بادشاہ بنے تھے۔ ایڈیٹر صاحب سیاست سے کہا "ہندوستان میں لوگ اعلیحضرت کا نام غلط لکھتے ہیں۔ جس روز انہوں نے اعلان مملکت کیا۔ اسی روز وُہ خان کی جگہ شاہ ہو گئے۔ اب ان کا نام نادر شاہ شاہِ افغانستان ہے۔" (سیاست ۱۱ دسمبر ۱۹۲۹ء)

اس سے ثابت ہے۔ کہ نادر خاں بادشاہ بنتے ہی نادر شاہ کہلانے لگ گئے۔ اور یہی ان کا نام قرار پایا۔ چنانچہ زندگی میں وُہ اسی نام سے یاد کئے جاتے رہے۔ اور اب وفات کے بعد بھی ان کا یہی نام لکھا جا رہا ہے۔ یہ نام انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے اختیار کیا۔ اگر وُہ اس پیشگوئی کے مصداق نہ ہوتے۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ سابقہ حکمرانوں کے طریق کو ترک کرتے۔

چند اخبارات کے حوالے

پس "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کے الفاظ میں ایک نہایت اہم بات جو بتائی گئی وُہ یہ تھی۔ کہ ایک ایسا شخص جو دُنیا کی نظروں میں بادشاہ بننے کے مواقع سے قطعاً محروم ہوگا۔ جس کے متعلق وہم وگمان بھی نہیں ہو سکے گا۔ کہ وُہ کابل کا بادشاہ بن سکے۔ جو بالکل مخالف حالات میں زندگی بسر کر رہا ہوگا۔ وُہ بادشاہ بن جائے گا۔ اور پھر بادشاہ بننے کے بعد اس کا نام نادر شاہ ہوگا۔ چنانچہ یہ بات حرف بحرف پوری ہوئی۔ اپنی حکومت کے دوران میں وُہ اسی نام سے مشہور ہوئے۔ اور آج جبکہ ایک قاتل نے ان کی زندگی کے دن ختم کر دیئے۔ ساری دنیا انہیں نادر شاہ ہی کہہ رہی ہے۔ ذیل میں چند ایک اخبارات میں سے صرف ایک ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ "نادر شاہ شہید کی شہادت کے اسباب" سیاست ۱۴ نومبر
۲۔ "نادر شاہ شاہِ افغانستان قتل کر دیئے گئے" زمیندار ۱۱ نومبر
۳۔ "اعلیحضرت نادر شاہ کا قاتل گرفتار کر لیا گیا" (انقلاب ۱۵ نومبر)
۴۔ "نادر شاہ مرحوم کو تخت افغانستان پر بیٹھے ہوئے ابھی ۴ برس ہی ہوئے تھے" (مدینہ ۱۳ نومبر)
۵۔ "اعلیحضرت شاہ غازی محمد نادر شاہ بادشاہ افغانستان شہید ہو گئے" (صداقت ۱۱ نومبر کشمیر)
۶۔ "کنگ نادر شاہ کے قتل کی تفاصیل" پرتاپ ۱۵ نومبر
۷۔ "افغانستان کے بادشاہ نادر شاہ کو قتل کر دیا گیا" (ملاپ ۱۱ نومبر)
۸۔ "نادر شاہ کی شہادت" (عادل دہلی ۱۵ نومبر)
۹۔ نادر شاہ خاں کی شہادت کے مزید حالات (وحدت دہلی ۱۱ نومبر)
۱۰۔ "اعلیحضرت نادر شاہ غازی کا لرزہ خیز قتل" (آزاد ۱۱ نومبر)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ سابق حکمران کابل ہندو مسلمانوں میں نادر شاہ کے نام سے ہی مشہور تھے۔ اور ہر وُہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پیش نظر رکھکر اس نام کی ہسٹری پر غور کرے گا۔ اور ہر قسم کے تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے گا۔ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کے متعلق جو کچھ ظاہر کیا گیا۔ اور جو نہایت بین طور پر اور غیر معمولی حالات میں پورا ہوا۔ وہ انسانی عقل وفکر کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالٰے کا ہی بتایا ہوا تھا۔ جو اس نے اپنے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمایا۔

اس مضمون میں اس پیشگوئی کی صرف ایک شق نادر شاہ بننا بیان کیگئی ہے بقیہ امور پر انشاء اللہ پھر روشنی ڈالی جائے گی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں کا چیلنج

آگرہ کے ایک آریہ کی طرف سے ایک اعلان دو تین ماہ سے شائع ہو رہا ہے جس میں مولوی عبدالکریم صاحب۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی سلطان حسن صاحب مفتی جامع مسجد آگرہ کو اس بات کے لئے چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ وہ میدان میں آئیں اور قرآن مجید سے روح و مادہ کو حادث ثابت کریں۔ تاکہ مذہب اسلام وصداقت آریہ دھرم کا پتہ لگ جائے۔" مولوی عبدالکریم اور مولوی سلطان حسن کے نام تو غالباً مقامی مولوی ہونے کے لحاظ سے لئے گئے ہیں۔ البتہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا گیا ہے۔ لیکن اس وقت تک مولوی صاحب نے اپنے اخبار میں اس چیلنج کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا۔ کہ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوتے۔ اب بھی انہیں چاہئے کہ اس چیلنج کا ضرور جواب دیں۔ تا آریوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے۔ کہ انکے مقابلہ میں اس شخص کو جو اپنے آپکو اسلام کا سب سے بڑا نمائندہ قرار دیتا ہے۔ بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

ہم اس بارے میں اپنے معتقدات کے لحاظ سے آریوں کا چیلنج منظور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن چونکہ آریہ جانتے ہیں۔ کہ روح و مادہ کے متعلق ہمارے عقائد پر وہ کوئی اعتراض نہیں کر سکتے۔ اس لئے وُہ ہماری طرف رُخ نہیں کرتے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو چاہئے۔ کہ آریوں کا چیلنج ضرور منظور کریں۔

احمدیت کے متعلق مضمون

اسلام کا ایک عظیم الشان نشان

چار صداقتوں کا انکشاف

قرآن شریف کی بہت سی آیات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مختلف اقوام مختلف ممالک مختلف زمانوں میں اور مختلف زبانوں میں نبی و رسول اور ربانی مصلحین کا ظہور ہوتا رہا ہے خدا تعالےٰ رب العالمین ہے۔ اس لئے جس طرح وہ اپنی مخلوق کی جسمانی پرورش کرتا ہے۔ اسی طرح اس کی روحانی پرورش بھی کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہی حصول روحانیت ہے۔ جس طرح دن کے بعد رات اور روشنی کے بعد تاریکی کا سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ اسی طرح روحانی معاملہ میں بھی ہدایت کے بعد گمراہی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً روحانی آفتاب کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کی شان ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی پرورش کا سلسلہ بھی جاری رکھے۔ دنیا کے اکثر حصہ نے رب العالمین کا یہ روحانی راز نہ سمجھا۔ اس لئے جب کبھی کسی قوم میں کسی نبی رسول یا ربانی مصلح کا ظہور ہوا۔ تو لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ بلکہ تحقیر کی یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون یعنی ہائے افسوس بندوں پر کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر وہ اس کی تحقیر کرتے رہے (سورۃ ۳۶ آیت ۳۰) آخر وہ وقت آیا۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی کامل اور عالمگیر مذہب اسلام قائم کیا۔ اور صاف بتا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخٰسرین یعنی جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کی پیروی کرے گا۔ تو ہرگز اس سے وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ (سورۃ ۳ آیت ۸۵)

خدا تعالےٰ نے اسلام سے پہلے کے مذاہب میں نبی رسول یا ربانی مصلح مبعوث فرمائے۔ اور اس طرح ان لوگوں کی روحانی پرورش ہوتی رہی۔ مگر یہ سلسلہ اسلام کے نازل ہونے کے بعد ان میں ہمیشہ کے لئے موقوف ہوگیا۔ اور اب ان مذاہب میں روحانیت حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہا۔ اب اگر وہ لوگ ہدایت پا سکتے ہیں۔ اور روحانیت حاصل کر سکتے ہیں۔ تو وہ صرف اسلام ہی کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اب صرف اسلام میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنے یقیناً اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا شخص مبعوث کرے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ الحمد للہ اس کے مطابق ہر صدی کے شروع میں اسلام میں ایسے ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔ یہ اسلام کا ایک ایسا نشان ہے۔ کہ جس کے ذریعہ حسب ذیل چار عظیم الشان صداقتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔

رب العالمین کی شان ربوبیت کا اظہار

یہ تو مسلم حقیقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام سے قبل ہر قوم میں نبی رسول اور ربانی مصلح مبعوث فرماتا رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنے دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں گذری۔ جس میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ (سورۃ ۳۵ آیت ۲۴) مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ جب اسلام سے پہلے لوگوں کی روحانی پرورش ہوتی رہی۔ تو اسلام قائم ہونے کے بعد لوگوں کے لئے کیا انتظام ہے؟ اگر یہ کہا جائے۔ کہ اسلام میں اب کوئی نبی رسول اور ربانی مصلح نہیں آسکتا۔ تو یہ رب العالمین کی شان ربوبیت کے خلاف ہے۔ جب وہ رب العالمین ہے۔ تو ہر زمانہ کی مخلوق کی روحانی پرورش اس کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ روحانی فیض علماء کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو یہ زمانہ جو قیامت کے قرب کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ کے علماء کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ کہ آسمان کے نیچے علماء سے بدتر مخلوق کوئی نہ ہوگی۔ انہوں نے مسلمانوں کے کئی فرقے بنا دیئے۔ اور پھر ایسا کوئی فرقہ نہ چھوڑا۔ جس پر انہوں نے کفر کا فتوےٰ نہ لگایا ہو۔ جب ان علماء کہلانے والوں کا اپنا یہ حال ہے۔ تو ان سے روحانی فیض کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ان کی اپنی حالت قابل اصلاح ہے۔ تو وہ دوسروں کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح خدا تعالےٰ کی رب العالمین ہونے کی صفت اور اس کی شان ربوبیت دنیا میں آشکار ہو سکتی ہے! ان سب سوالات کا مکمل جواب خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ مقدر فرمایا۔ کہ ہر صدی کے شروع میں اس کی طرف سے ربانی مصلح مبعوث ہو۔ جس کے ذریعہ اس کی مخلوق کی روحانی اصلاح ہو یہ اسلام کا ایک ایسا زندہ معجزہ ہے۔ جس کا انکار اسلام کا ایک زبردست سے زبردست دشمن بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اس نشان کو خود بھی بسر و چشم قبول کرے۔ اور دوسروں میں بھی اس کی اشاعت کرے۔ تا رب العالمین کی شان ربوبیت دنیا پر خوب آشکار ہو۔ اور اس کی تمام مخلوق اس سے فیض پائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان فضیلت

دوسری صداقت جو اسلام کے اس معجزانہ نشان سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان فضیلت و صداقت ہے۔ یہ اعلان جو آپ نے فرمایا۔ کہ ہر صدی کے شروع میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جائیگا۔ وہ آپ نے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم غیب پا کر فرمایا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ وہ زبردست غیب کے راز صرف اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا دوسروں پر ظاہر نہیں کرتا۔ اسطرح جب اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی زبردست پیشگوئی جو ہر صدی کے شروع میں عین اس کے مقررہ وقت پر پوری ہوتی چلی آئی۔ آپ پر کھول دی۔ اور یہ آپ کی عظیم الشان فضیلت و صداقت کا ثبوت ہے۔

اسلام کی فوقیت دنیا کے تمام مذاہب پر

تیسری صداقت جو اسلام کے اس معجزانہ نشان سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کی فوقیت ہے۔ وہ اس طرح کہ اسلام کے پیشتر کے مذاہب میں خدا تعالےٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً نبی رسول یا ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا۔ مگر اب یہ سلسلہ صرف اسلام ہی میں جاری رکھا گیا ہے۔ اسلام کے اس زندہ معجزہ سے اس کی فوقیت کھلے طور سے دنیا کے تمام مذاہب پر ظاہر ہے۔

اہل اسلام پر خدا تعالےٰ کا عظیم الشان احسان

چوتھی بات جو اسلام کے اس معجزانہ نشان سے ظاہر ہوتی ہے وہ اہل اسلام پر خدا تعالےٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی رسی کو مضبوطا پکڑو سب ملکر اور تفرقہ مت کرو۔ (سورۃ ۳ آیت ۱۰۳) مگر افسوس کہ مسلمان رفتہ رفتہ اس ربانی ارشاد کو فراموش کر گئے۔ اور بہت سے فرقوں میں تقسیم ہوگئے۔ حالانکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف جتلا دیا تھا۔ کہ میری امت [illegible] کے ۷۳ فرقے ہوجائیں گے۔ اور وہ سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ سوا ایک کے۔ ہر ایک فرقہ مشرکانہ عقائد و رسوم میں مبتلا ہے۔ وہ اپنے مولویوں کے اثر کے ماتحت جہنمی فرقوں میں اپنی اور اپنے اہل و عیال کی زندگی برباد کر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی دستگیری و راہنمائی کے سوا ان کی نجات ہرگز ممکن نہیں۔ وہ عالم الغیب خوب جانتا تھا۔ کہ مسلمانوں کا یہ حال ہونے والا ہے۔ اس لئے رب العالمین کی شان ربوبیت نے تقاضا کیا۔ کہ دنیا کی روحانی اصلاح ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے یہ قانون مقدر کیا۔ کہ اس کے حکم سے ہر صدی کے

کے شروع میں ایک ربانی مصلح مبعوث ہو۔ جس کے ذریعہ وہ سچا اسلام جو خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام کے مطابق ہے۔ دنیا میں آشکار ہو۔ یہ خدا تعالےٰ کا ہر زمانہ کے اہل اسلام پر بہت بڑا احسان ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ اس کی قدر کریں۔ اور اس سے فیض پائیں۔

یہ ہیں وہ چار عظیم الشان صداقتیں جو اسلام کے ذریعہ دنیا میں آشکار ہو رہی ہیں۔

ربانی مصلح کی شناخت کے نشانات

اسلام کا یہ معجزانہ نشان جس کے ذریعہ رب العالمین کی شانِ ربوبیت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اسلام کی تمام دنیا کے مذاہب پر فوقیت۔ اور ہر زمانہ کے مسلمانوں پر خدا تعالےٰ کا احسان ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اسلام میں مجدد کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ کوئی معمولی انسان نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا مصلح ہوتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق جن الفاظ میں یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس میں اس کی شناخت کے لئے چار نشانات پائے جاتے ہیں۔

(۱) وہ شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا مدعی ہوگا۔

(۲) وہ شخص عین صدی کے سر یعنے شروع میں ظاہر ہوگا۔

(۳) وہ شخص ساری امت کے لئے ہوگا

(۴) وہ شخص سچا اسلام دنیا میں آشکار کرے گا۔

یہ زمانہ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ مقدر کیا۔ کہ اس میں ایک مجدد اعظم مبعوث ہو۔ اور وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائی ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود مہدی معہود و نبی اللہ ہو۔

موجودہ زمانہ کا مجدد اعظم

مذکورہ بالا نشانات کے مطابق اس زمانہ میں جس مجدد اعظم کا ظہور ہوا۔ اس کا اسم مبارک حضرت میرزا غلام احمدؐ ہے۔ آپ کے مقابلہ میں کسی مجدد اعظم کا آنا تو بہت بڑی بات ہے۔ کوئی مجدد ہونے کا مدعی بھی پیدا نہیں ہوا۔ گو دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا۔ نہ آئندہ کوئی مدعی کھڑا ہو سکتا ہے۔ [illegible] کیونکہ اس کے ظہور کا وقت صدی کی ابتدا گزر گیا۔ پس آپ ہی مجدد اعظم ہیں۔ اور اس میں کسی بات کا شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ اس مصلح آخرالزمان نے خدا تعالےٰ کی عظمت۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت و اسلام کی دنیا کے تمام مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کے لئے اسی کے قریب تصانیف عربی فارسی اردو میں شائع فرمائی ہیں۔ اور آپ کے بعد آپ کی جماعت کے لوگ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئے۔ اور دن رات تبلیغ اسلام کی خدمات میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھ کر اکثر لوگ یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو اس صدی کا مجدد ماننے کو تیار ہیں۔ مگر آپ کا مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعوے نہیں مان سکتے۔ افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس کو لوگوں کی راہ نمائی کے لئے منتخب کیا ہو۔ وہ کس طرح جھوٹے دعوے کر سکتا ہے۔ یہ اعتراض تو خود خدا تعالےٰ پر پڑے گا۔ کہ وہ باوجود عالم الغیب ہونے کے ایک ایسے شخص کو اس صدی کا مجدد بناتا ہے۔ جو لوگوں کو راہ راست پر لانے کے عوض جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو اور گمراہی میں ڈال رہا ہے۔ (نعوذ باللہ) خدا کا خوف کرو۔ اور ایسے اعتراضات ترک کرو۔ کہ وہ صدی کا مجدد تو ہے مگر مسیح و مہدی نہیں۔ کیا روشنی و تاریکی اور نور و ظلمت ایک جا جمع ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

اگر حضرت میرزا صاحب اس صدی کے ربانی مجدد ہیں۔ اور یقیناً ہیں۔ تو آپ اپنے تمام دعووں میں یقیناً راست باز ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا کی خاطر اپنے نفس سے جنگ کر کے اس عظیم الشان صداقت کو قبول کرے۔ ورنہ اپنے نفس کی خاطر خدا سے جنگ کرنے اور اس صداقت کا انکار کرنے کا نتیجہ نہایت خطرناک ہے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد)

اظہار علی الغیب اور حضرت مسیح موعودؑ

اہلحدیث مجریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء میں محمد عبد الکریم ڈگشادی کا ایک مضمون بعنوان "کلام ربانی اور مرزا قادیانی" شائع ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوائے ذات باری تعالےٰ کے کوئی ہستی عالم الغیب نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو علم غیب کا دعوے تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ضرورۃ الامام .... کے صد۱۳ سطر ۹-۱۰-۱۱ میں لکھتے ہیں۔ " امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنے غیب کو ہر ایک پہلو سے [illegible] اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قابو میں کر لیتا ہے۔"

دراصل معترض قرآن مجید سے قطعاً ناواقف ہے۔ اس لئے یہ اعتراض اس نے کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں صاف طور پر فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔ پس وہ اپنے غیب پر اپنے رسولوں کے سوا کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ کوئی انسان بطور خود علم غیب سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اللہ تعالےٰ انبیاء کو خود غیب کا علم عطا کرتا ہے۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہیں یہ فرمایا ہو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرح اپنی ذات میں عالم الغیب ہوں۔ تو یہ قرآن کریم کے خلاف ہو سکتا ہے۔ مگر آپ نے کہیں یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ گزشتہ انبیاء کی طرح میرے ہاتھ پر بھی خدا تعالےٰ نے پیشگوئیاں ظاہر کیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر میری صداقت پر مہر کر گئیں۔ پس آپ کا یہ فرمانا۔ کہ "امام الزمان کی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔" آیت فلا یظھر علی غیبہ کے عین مطابق ہے۔ "یظھر علی غیبہ" کے مصدری معنے "اظہار علی الغیب" ہی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے تمام نبی خدا سے علم پا کر قبل از وقت غیب کی باتیں بیان کرتے رہے ہیں۔ اور وہ پوری ہوتی رہی ہیں۔ حضرت نوحؑ نے اپنے دشمنوں کے طوفان میں غرق ہونے کی خبر قبل از وقت دے دی تھی۔ جو پوری ہوئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون کہہ کر بتا دیا۔ کہ حضرت یوسف ان سے ضرور ملیں گے۔ چنانچہ وہ ملے۔ اور حضرت یعقوب نے اس وقت اپنے بیٹوں سے کہا۔ الم اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔ کہ کیا میں نے تم کو پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا۔ کہ یہ باتیں مجھے اللہ تعالےٰ نے بتائی ہیں۔ جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو خدا تعالےٰ نے علم غیب اس کثرت سے نازل کیا۔ کہ آپ کی پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی۔ اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔

پس جس طرح دوسرے انبیاء کے متعلق بوجہ اس کے کہ انہیں علم غیب پر قبضہ دیا گیا۔ اور انہوں نے عظیم الشان غیبی باتیں دنیا میں ظاہر کیں۔ یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرح علم غیب پر تصرف رکھنے کے مدعی تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آپ نے غیب کی جو خبریں دیں۔ خدا تعالےٰ سے علم پا کر دیں۔

یوم التبلیغ کی رپورٹیں

حسب ذیل مقامات سے بھی یوم التبلیغ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں دھرمسالہ۔ دھوری۔ کڑیال ضلع امرتسر۔ بانڈی پورہ (کشمیر) مرتج دگوڑہ لالہ موسے۔ سرہند۔ منظفر نگر۔ سہارنپور۔ ننکانہ صاحب۔ پٹری۔ سرسہ۔ بیج بہاڑہ (کشمیر) دھریمہ (سرگودہا) مٹھ لک (سرگودہا) سکندر آباد گونڈہ۔ نواب شاہ (سندھ) ہالہ (سندھ) ٹنڈو محمد خان (سندھ) مالتی (سندھ) ٹنڈو سومرو (سندھ) جڑانوالہ۔ کھل (یو۔ پی) لوہیاں خاص (جالندھر) جام پور۔ گلانوالی (امرتسر) بھینی میلواں (گورداسپور) (علی پور (لاہور) مین پوری (یو۔ پی) چک $\frac{6}{11.L}$ (منٹگمری) ریاسی (جموں)

نظارتوں کے اعلانات

قابل توجہ سکرٹریان تبلیغ

سیرت النبیؐ کا دن آرہا ہے۔ اس دن علاوہ جلسے منعقد کرنے کے رسائل اور ٹریکٹ بھی اسی موضوع پر جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہوں۔ غیر مسلموں میں تقسیم کرنے چاہئیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کتاب گھر نے بھی چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ جو بلحاظ مضمون اور بلحاظ ان مقدس ہستیوں کے جن کے ہاتھوں اور دماغوں سے وہ مضمون لکھے گئے ہیں ہر سے کسی مزید تعارف یا تحریک کے محتاج نہیں۔ چنانچہ وہ میں نے بطور نمونہ یکصد کی تعداد میں سکرٹری صاحبان کو مفت بھجوائے بھی ہیں تاکہ تمام دوست اپنی اپنی جماعت کے مناسب حال کتاب گھر سے منگالیں۔ ان میں سے ایک زندہ نبیؐ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزانہ مضمون ہے۔ جو پادری لیفرائے کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ اس نے اپنے لیکچر میں بیان کیا تھا۔ کہ اس وقت زندہ نبی حضرت یسوع مسیح ہے۔ مگر اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی لکھوا چھپوا کر لاہور بھجوا دیا تھا۔ یہ اعجازی مضمون جس قدر بھی کثرت سے تقسیم ہو تھوڑا ہے۔ اس کی قیمت بھی کچھ نہیں۔ ۱۲/ فی سینکڑہ

دوسرا ٹریکٹ **دنیا کا عظیم الشان اولوالعزم نبی**

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مضمون کا حسب ضرورت اقتباس ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر اولوالعزمی استقلال اور شاندار کامیابی کا مفصل ذکر ہے۔ ۱۲/ فی سینکڑہ۔

تیسرا ٹریکٹ **محمدؐ عربی** ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی ایک مبسوط تصنیف میں بطور سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درج ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے نہایت مدلل جامع و مانع طور پر قرآن بائیبل اور عیسائی مورخوں کے حوالجات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت موثر رنگ میں بیان فرمائی ہے۔ اور لطیف رنگ میں آپؐ کی سوانح پر مجمل تبصرہ فرمایا ہے۔ اسی ذیل میں آنحضرت صلعم کے متعلق عیسائی بادشاہ ہرقل اور ابوسفیان کا عجیب وغریب سوال وجواب بھی ہے۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ فی سینکڑہ عہ

چوتھا ٹریکٹ **دنیا کا عظیم الشان محسن** ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا لندن والا لیکچر ہے۔ جس میں آپ نے نہایت دلچسپ اور مؤثر پیرایہ میں آنحضرت صلعم کی سوانح حیات از ولادت تا وفات بیان فرمائی ہے۔ فی زمانہ بجائے معتقدانہ اور خوش اعتقادانہ رنگ میں کسی کے حالات بیان کرنے کے اصلی سوانح ہی مورخانہ رنگ میں بیان کرنے زیادہ موثر اور قابل تسلی ہوتے ہیں۔ اس وقت اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ غیر مسلموں کو حضرت خاتم النبیین صلعم کی زندگی کے اصلی حالات بغیر کسی حاشیہ یا زوائد کے ذہن نشین کرائے جائیں اور اس مقصد کو میرے خیال میں یہ ہر چہار ٹریکٹ فرداً بھی اور بحیثیت مجموعی بھی نہایت عمدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اس کی قیمت عہ فی سینکڑہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب میری اس تحریک اور سفارش کو خاص توجہ دے کر ان ٹریکٹوں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں تقسیم کرنے کی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہونگے۔ جن سکرٹری صاحب کے پاس یہ نمونے نہ پہنچے ہوں۔ وہ بے شک کتاب گھر سے منگالیں۔ چاروں کے سٹ ایک سینکڑہ کی قیمت عہ کی بجائے عشر ہے۔ ہر چہار ٹریکٹ کے صفحات ۱۱۲ ہیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ - قادیان)

احباب اپنی ذمہ واری سمجھیں

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے آخر اگست میں ہر ایک جماعت میں تحریک بھجوائی جا چکی ہے۔ نیز بجٹ کے رو سے جس قدر چندہ کسی جماعت کو جلسہ کے لئے ادا کرنا چاہیئے اس سے بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس دفعہ اس چندہ کی ادائیگی کے لئے یہ سہولت کر دی گئی تھی۔ کہ تین ماہ کی اقساط سے ادا کر دیا جائے۔ آخری مہینہ قسط کا نومبر تھا۔ جس میں ۲۵ ہزار روپیہ پورا کر دینا چاہیئے تھا لیکن جو رفتار اس چندہ کی وصولی کی اس وقت تک ہے۔ وہ تسلی بخش نہیں۔ حالانکہ اس وقت تک ۱۸ ہزار سے زیادہ رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ چونکہ جلسہ سالانہ بہت قریب ہے ایک ماہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ جلسہ کے انتظامات نہایت سرعت سے کئے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا ہر ایک جماعت کے احباب وعہدہ داران سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ جو واجب الادا ہے۔ اور ابھی تک ادا نہیں کیا۔ فوراً بھیجدیں۔ تا جلسہ کے انتظامات میں کوئی روکاوٹ اور دقت پیدا نہ ہو

(ناظر بیت المال - قادیان)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ایک اعلان

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طباعت و اشاعت کے حقوق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عطا شدہ ہیں۔ اور کوئی شخص بغیر اجازت صدر انجمن احمدیہ حضرت اقدس کی تصانیف شائع نہیں کر سکتا۔

اس لئے تمام احباب کے لئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی تصنیف از قسم کتب ورسائل ٹریکٹ یا لیکچر وغیرہ یا کسی تصنیف کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اجازت کے بغیر شائع نہ کریں اگر کسی صاحب نے پہلے کوئی کتاب یا تقریر یا نظم اپنے طور پر شائع کی ہے۔ تو یہ امر آئندہ حق کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔

(ناظر تالیف وتصنیف)

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

مجلس مشاورت ۳۳ء کے موقعہ پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ "قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مختصر نوٹوں کے ساتھ جس قدر جلد ممکن ہو۔ شائع کر دیا جائے اور دوست اپنی اپنی جگہ کوشش کر کے دو ہزار پیشگی قیمت دینے والے خریدار مہیا کر دیں۔" اس لئے احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی گذارش ہے۔ کہ کوشش کے ساتھ خریدار مہیا فرمادیں۔ اور پیشگی قیمت ساڑھے سات روپیہ فی نسخہ کے حساب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کرادیں۔ یہ کام نہایت توجہ سے ہونا چاہیئے۔ تاکہ طباعت کا کام جلد سے جلد ہاتھ میں لیا جا سکے۔

(ناظر تالیف وتصنیف)

ضروری اعلان

یہ شکایت سننے میں آئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض کتب فروشوں اور مصنفین کی طرف سے جو تصنیفات شائع ہوتی ہیں۔ ان میں بعض اوقات قرآن شریف کی آیات کے صحیح طور پر درج ہونے کا پورا پورا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح احادیث کے درج ہونے پر بھی بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو اعتراض اور مغالطہ دہی کا موقع ملتا ہے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی احمدی کی طرف سے طبع شدہ یا شائع شدہ قرآن شریف یا کتاب میں آیات وغیرہ کی غلطیاں پائی جائیں گی۔ اور اس معاملہ میں غفلت اور بے احتیاطی کا ثبوت ملے گا۔ تو ایسی کتاب یا قرآن شریف کی فروخت کو بند کر دیا جائے گا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ احباب اس معاملہ میں زیادہ احتیاط سے کام لینگے۔

(ناظر تالیف وتصنیف)

احمدیہ کور کے والنٹیرز کی تعداد

اخبار الفضل ۵۳ مورخہ ۲۹ اکتوبر کے پرچہ میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ جب سے احمدیہ کور قائم کی گئی ہے۔ ہر ایک جماعت میں کس قدر نوجوان اس کور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ جہاں جہاں ایسی بھرتی ہوئی ہے ان جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان اس اعلان کے پہنچنے پر فوراً ان نوجوانوں کے ناموں ان کی ولدیت عمر۔ سکونت وغیرہ کے کوائف دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔

جہاں جہاں اس قسم کی بھرتی ہوئی ہے۔ وہاں کی جماعت کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان سے دوبارہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ رپورٹ بلا مزید توقف کے دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

گھریلو صنعتیں

مکرمی بابو احمد اللہ خان صاحب ہیڈ کلرک ملٹری ویٹرنری ہسپتال ایبٹ آباد نے گھریلو صنعتوں کے متعلق تین نسخے بھجوائے ہیں۔ جو فائدہ عام کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ مزید معلومات بابو صاحب موصوف سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اگر کسی اور صاحب کو گھریلو صنعتوں کے متعلق کچھ معلومات ہوں۔ تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

بوٹ پالش۔ موم ایک اونس۔ گندہ بیروزہ ایک اونس۔ تارپین کا تیل ۲ اونس۔ دیسی سفید صابن ۴ اونس۔ پانی ۱۶ اونس۔ نارنجی یا سیاہ رنگ حسب ضرورت اور اگر ضرورت ہو تو حسب ضرورت گیرو ملالیں۔ موم۔ گندہ بیروزہ اور تارپین کا تیل ملا کر آگ پر گرم کریں۔ اور صابن۔ پانی اور رنگ علیحدہ حل کریں۔ پھر ہر دو کو یکجا آگ پر گرم کریں۔ جب کچھ گاڑھا ہو جائے تو اتار کر ذرا ٹھنڈا ہونے پر بوتلوں میں فوراً بھر لیں۔ بوتلیں اس غرض کے لئے پہلے صاف کر لینی چاہئیں۔

فیس کریم۔ موم مصفیٰ ایک اونس نرم آگ پر پگھلائیں۔ پھر گلیسرین ایک اونس اور روغن بادام ایک اونس شامل کر دیں۔ اس کے بعد عطر گلاب ایک ماشہ۔ عطر صندل ایک ماشہ ڈال کر حل کریں۔ پھر ڈبیوں میں بھر لیں۔ نہایت عمدہ فیس کریم بنے گا۔

اگربتی۔ برادہ صندل ایک تولہ۔ دار چینی چھ ماشہ۔ ناگر موتھا چھ ماشہ۔ لوبان ۴ تولہ۔ کافور ۶ ماشہ۔ قلمی شورہ ۲ تولہ۔ چھڑیلہ ۲ تولہ۔ پانڑی ۶ ماشہ کپاس کی لکڑی کا کوئلہ ۴ تولہ۔

ان تمام اشیاء کو الگ الگ باریک پیس کر یکجا ملا لیں۔ پھر بقدر ضرورت چاولوں کی پیچ ملا کر خوب گھوٹیں۔ اور بانس کی پتلی اور لمبی تیلیاں جو پہلے سے تیار رکھی ہوں۔ ان پر لگا کر خشک کر لیں۔ نہایت عمدہ اگربتیاں تیار ہونگی۔

ہندوستانی حاجیوں کیلئے معلومات

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

میسرز ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی بمبئی کا پہلا جہاز ایس ایس "جہانگیر" بمبئی سے ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء کو اور کراچی سے ۲۷ نومبر کو روانہ ہوگا۔ ماہ رمضان کے بعد مندرجہ ذیل خاص جہاز حاجیوں کو لے کر حجاز جائینگے۔

بمبئی سے ایس۔ ایس "رضوانی" یا کوئی دوسرا جہاز ۷ فروری ۱۹۳۴ء کے قریب بمبئی سے جدہ کو روانہ ہوگا

کراچی سے ایس۔ ایس "رحمانی"۔ یا کوئی دوسرا جہاز ۶ فروری ۱۹۳۴ء کے قریب کراچی سے جدہ کو روانہ ہوگا۔

کمپنی کوشش کرے گی۔ کہ جہاز معینہ تاریخوں پر روانہ ہوں۔ لیکن ان میں رد و بدل بھی ہو سکتا ہے۔ تقریباً ۱۰ مارچ ۱۹۳۴ء تک اور جہاز بھی مختلف اوقات میں روانہ ہونگے۔

دوران سفر میں اشیائے خوردنی کی بہم رسانی

زائرین کو پکا پکایا کھانا کمپنی کی طرف سے ملیگا۔ اور اپنا کھانا پکانے کی کسی کو اجازت نہ ہوگی۔ کھانے کی بہم رسانی کے لئے مسافروں کو دو درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ الف اور ب۔ درجہ الف کو یہ چیزیں ملیں گی۔ (ا) صبح کی چائے (ب) دن کا کھانا۔ (ج) دوپہر کی چائے اور (د) شام یا رات کا کھانا

درجہ ب کو یہ چیزیں ملیں گی (ا) صبح یا دوپہر کی چائے اور (ب) دن یا شام یا رات کا کھانا۔ درجہ الف کو (ا) صبح چائے کی پیالی کے ساتھ دو بسکٹ یا ایک چپاتی (۲) (ا) دن کے کھانے میں چاول یا چپاتی (ب) گوشت اور سبزی ہر دوسرے دن دی جائے گی اور (ج) جس دن یہ نہیں دی جائے گی۔ اس روز سبزی کی ایک پلیٹ خشک مچھلی سمیت یا اس کے بغیر (د) دال (ھ) کچومر یا اچار۔ (۳) دوپہر کی چائے۔ ایک پیالی۔ (۴) شام یا رات کا کھانا (ا) چاول یا چپاتی (ب) سبزی کی ایک پلیٹ (ج) دال (د) کچومر یا اچار۔

درجہ ب والوں کو اشیاء درجہ الف کی مقدار میں ملیں گی۔

ہر زائر کو ٹکٹ خریدتے وقت ٹکٹ دینے والوں کو یہ بتانا ہوگا۔ کہ وہ درجہ الف میں شامل ہونا چاہتا ہے یا درجہ ب میں اور چپاتی کھائے گا۔ یا چاول اور خشک مچھلی استعمال کرے گا یا نہیں۔

ان مقررہ کھانوں کے علاوہ ذیل کی اشیاء بھی پکی پکائی معینہ قیمتوں پر حاجیوں کے ہر جہاز میں مہیا کی جائیں گی۔

مرغ۔ کوفتہ۔ قورمہ۔ بریانی۔ شامی کباب۔ سارڈین انڈے ابلے ہوئے۔ انڈے پکے ہوئے۔ کھچڑی۔ پلاؤ۔ چاول اور دال۔ چاول۔ پراٹھا۔ چپاتی۔ بسکٹ۔ حلوہ مٹھائی دال۔ چائے۔ (دودھ والی) چائے (دودھ کے بغیر) قہوہ سوڈا واٹر۔ گھی اور مختلف قسم کے پھل وغیرہ۔ بچوں اور بیماروں کے لئے کوئی خاص غذا یا ادویہ جو زائرین اپنے ہمراہ لائے ہوں جہاز کے باورچی خانہ میں مفت پکا اور تیار کر کے دی جائے گی۔ جہاز کے تمام باورچی مسلمان ہونگے۔ ہر زائر کو اپنے لئے پلیٹیں۔ پیالیاں اور دوسرے برتن خود ہمراہ لانے ہونگے۔ ہر زائر کو دن اور رات میں معینہ اوقات پر چار مرتبہ دو دو گھنٹہ کے لئے جہاز کے نل سے پانی لینے کی اجازت ہوگی۔

جہازوں کا کرایہ

میسرز ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی نے آئندہ حج کے لئے جدہ تک جہازوں کا حسب ذیل کرایہ مقرر کیا ہے۔

	یک طرفہ معہ خوراک		واپسی معہ خوراک	
بمبئی سے	درجہ الف	درجہ ب	درجہ الف	درجہ ب
درجہ اول	۳۸۷ روپے	۳۸۳ روپے	۵۷۴ روپے	۵۶۶ روپے
" دوم	۳۱۲ "	۳۰۸ "	۴۷۴ "	۴۶۶ "
ڈیک	۱۳۲ "	۱۱۸ "	۱۸۴ "	۱۷۶ "
کراچی سے درجہ اول	۳۸۴ "	۳۸۱ "	۵۶۸ "	۵۶۲ "
درجہ دوم	۳۰۹ "	۳۰۶ "	۴۶۸ "	۴۶۲ "
ڈیک	۱۱۹ "	۱۱۶ "	۱۷۸ "	۱۷۲

دس سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے خوراک کے حساب میں کرایہ حسب ذیل کم لیا جائیگا۔

بمبئی سے	یک طرفہ	واپسی
درجہ الف	۶ روپے	۱۲ روپے
درجہ ب	۴ روپے	۸ روپے
کراچی سے درجہ الف	۴ روپے ۸ آنے	۹ روپے
درجہ ب	۳ روپے	۶ روپے

جدہ میں جہاز سے ساحل تک آنے جانیکا خرچ

گذشتہ سال جو انتظام امتحاناً شروع کیا گیا تھا۔ وہ امسال بدستور رہیگا۔ اس لئے جہاز ران کمپنی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر واپسی ٹکٹ پر تین روپے اور یک طرفہ ٹکٹ پر ڈیڑھ روپیہ جہاز سے ساحل تک آنے جانے کے لئے ٹکٹ جاری کرتے وقت وصول کرلے۔

سونے کے لئے جگہ

ڈیک کے مسافروں کو سونے کے لئے مزید سہولت دینے کی غرض سے تختوں کی ایک محدود تعداد مہیا کی گئی ہے۔ جس کے لئے ٹکٹ خریدتے وقت ۵ روپے زائد ادا کرنے ہونگے۔

جدہ سے واپسی کے اخراجات کیلئے امانت

اگر کوئی مسافر جہاز کے سب سے کم درجہ میں سفر کرے۔ اور اس کے پاس واپسی ٹکٹ نہ ہو۔ تو اس کو پورٹ حج کمیٹی کے اگزیکٹو آفیسر کے پاس واپسی سفر کے اخراجات کے لئے حسب ذیل رقوم جمع کرانی ہونگی

		دس سال سے زائد عمر والے زائرین کیلئے	دس سال سے کم عمر زائرین کیلئے
بمبئی سے	درجہ الف	۶۳-۸ روپے	۵۷-۸ روپے
	درجہ ب	۵۹-۸ روپے	۵۵-۸ روپے
کراچی سے	درجہ الف	۶۰-۸ روپے	۵۶-۰ روپے
	درجہ ب	۵۷-۸ روپے	۵۴-۸ روپے

اس میں ایک روپیہ آٹھ آنہ فی کس خرچ باربرداری جدہ کے ساحل سے جہاز تک شامل ہے۔

۱۹۳۴ء کے لئے مصارف حج کا تخمینہ

ڈیک کے مسافر کے لئے جو جدہ سے اونٹ پر سفر کرے (مدینہ کی زیارت سمیت) بمبئی یا کراچی سے سفر کرنے کے کل اخراجات ۵۸۵ روپے اندازہ کئے گئے ہیں۔ اس سے کم از کم اتنی رقم کا ہر عازم حج کو لازمی طور پر انتظام کر لینا چاہیئے۔ درجہ دوم کے مسافر کا خرچ جو جہاز میں بذریعہ موٹر سفر کرنا پسند کرے۔ بمبئی یا کراچی کی بندرگاہ سے تقریباً ۱۳۰۰ روپیہ ہو گا۔ اور درجہ اول کے مسافر کا ۱۶۷۵ روپے

ضرورت

ایک احمدی بھائی مسمی محمد دین احمد صاحب مالک دوکان ... سے ڈسی پال۔ برادرس ٹیلرز رانچی کو اپنی دوکان پر کام کے لئے ایک ہوشیار نوجوان محنتی میٹرک پاس کی جو انگریزی میں اچھی طرح گفتگو کر سکتا ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ پچیس روپیہ سے تیس روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دی جائے گی۔ رہائش کا انتظام بھی ان کے ذمہ ہو گا۔ اور آمد و رفت کا کرایہ بھی وہ دینگے۔

جو نوجوان تجارت کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق سکرٹری صاحب پتہ مندرجہ بالا پر بھجوا دیں

(ناظر امور عامہ)

سیرۃ النبی کیلئے مفید ٹریکٹ

کتاب گھر قادیان نے یوم سیرۃ النبی کی تقریب پر مندرجہ ذیل چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔ جو موقعہ و محل کے لحاظ سے نہایت موزون اور مناسب مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور سب سے بڑی خوبی ان میں یہ ہے۔ کہ ان میں سے دو علاوہ یعنی زندہ نبی اور اولوالعزم نبی حضرت مسیح موعود کے قلم فرمودہ مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور تیسرا ٹریکٹ محمد عربی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا خصوصی مضمون ہے۔ اور چوتھا دنیا کا محسن اعظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا لنڈن والا لیکچر ہے۔ یہ سب ٹریکٹ جامع و مانع اور سیرت النبی کی حقیقی غرض کو بدرجہ احسن پورا کرنے والے ہیں۔ انکی قیمت بھی نہایت قلیل ہے یعنی پہلے ہر دو کے ۲؎ فی سیکڑہ اور تیسرے کے عہ فی سیکڑہ اور چوتھے کے ۴؎ فی سیکڑہ ہے۔ احباب کتاب گھر سے منگا کر بکثرت تقسیم ...

مشرقی جزائر کے دارالحکومت بٹاویہ میں ایک عظیم الشان مناظرہ

(اقتباسات از اخبار بینگ تیمور (بٹاویہ جاوا)

قارئین کرام الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں "جاوا میں ایک عظیم الشان مناظرہ" کے عنوان کے ماتحت ایک دلچسپ مباحثہ کی روئداد ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آئندہ بھی ایک عظیم الشان مناظرہ ہونے والا ہے۔ جس کے انعقاد کے لئے ابھی سے تاریخیں مقرر ہو چکی ہیں۔ اور طرفین مستعدی سے طیاری میں مشغول ہیں اب ناظرین یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ وہ مناظرہ ہو چکا ہے

احمدیت کی کامیابی

اس میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کو جو نمایاں اور عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں۔ کہ مناظرہ کے اختتام کے دوسرے دن ایک متعدد غیر احمدی لیڈر نے ایک مشہور اخبار میں حسب ذیل اعلان کرایا

"میں ہر دو مناظروں میں موجود رہا ہوں۔ اور فریقین کے دلائل کا موازنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہمارے مناظرین کے پاس نہ تو وہ دلائل ہیں جو صحیح معنوں میں احمدیوں کے دلائل کا جواب ہوں۔ اور نہ ہی وہ کشش اور جواب ہے۔ جس سے احمدی مناظر پبلک کے قلوب کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ان کے دلائل عقل انسانی کو اپنی طرف مائل کرتے۔ اور انسانی فطرت کی گہرائیوں تک کو اپیل کرتے ہیں۔ اور اگر دو تین مناظرے اور ہوئے۔ تو مجھے خطرہ ہے۔ کہ ان جزائر کا ایک معتد بہ حصہ احمدیت کا حلقہ بگوش ہو جائیگا۔ پس میری رائے میں ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم آئندہ کسی احمدی سے مناظرہ نہ کریں۔ اور نہ علیحدگی میں ان سے تبادلہ خیالات کریں۔ کیونکہ ہر دو صورتوں میں ہمارا ہی نقصان ہے۔ روپیہ ہمارا خرچ ہوتا ہے وقت ہمارا خرچ ہوتا ہے۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ آج فلاں جگہ دس احمدی ہو گئے۔ آج فلاں جگہ بیس احمدی بن گئے"

لوگوں کا اشتیاق

قبل اس کے کہ میں مناظروں کی روئداد کو ناظرین کے سامنے رکھوں۔ یہ بتا دینا بھی دلچسپی کا موجب سمجھتا ہوں۔ کہ بٹاویہ جہاں یہ مناظرہ ہوا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو۔ سیلیبز۔ نیوگنی پانچ جزائر کا دارالحکومت ہے۔ اور اعلےٰ طبقہ کے لوگ وہاں رہتے ہیں جیسا کہ سماٹرا میں دستور ہے۔ کہ جلسے اور تقاریر رات کو ہوا کرتی ہیں۔ اس مناظرہ کا وقت بھی ۸ بجے رات قرار پایا لیکن لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم تھا۔ کہ سات نہیں بجے تھے۔ کہ ہال بالکل بھر گیا۔ اور سینکڑوں آدمیوں کو جن میں سے بعض بہت سا روپیہ خرچ کر کے محض مناظرہ سننے کی خاطر آئے تھے۔ نہایت افسوس اور حسرت کے ساتھ باہر ٹھہرنا پڑا۔ چالیس کے قریب خواتین کو بھی جو کہ اعلےٰ اور معزز طبقے کے رئیس خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ محض جگہ کے نہ ملنے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ ایک مشہور اخبار کا ایڈیٹر لکھتا ہے :-

"جب میں پونے آٹھ بجے کے قریب پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ اور سینکڑوں آدمی محض جگہ کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی بے تابی اور اضطراب کی حالت میں ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ اور دروازے پر تو اس قدر ہجوم تھا۔ کہ میں نے اندر جانے کے لئے بہتیرا زور لگایا۔ مگر بالکل کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر پولیس کو اطلاع کرنے کے بعد بڑی مشکل سے اپنی سیٹ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی۔"

وفات مسیح پر مناظرہ

اس جوش و خروش میں مناظرہ شروع ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی رحمت علی صاحب نے وفات مسیح پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ کے بعد غیر احمدیوں کے مناظر نے ایک گھنٹہ میں جواب دیا۔ بعد ازاں وقت کی تقسیم کے مطابق ہر دو مناظروں نے اپنی اپنی قابلیت کے مطابق ایک دوسرے کے دلائل توڑنے کی کوشش کی۔ مگر اس مناظرہ کا جو اثر ہوا۔ اسے میں ایک مشہور اور کہنہ مشق ایڈیٹر کے الفاظ میں ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں وہ لکھتا ہے :-

"اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ احمدی مناظر نے متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث سے نہایت ہی مؤثر اور دلکش پیرائے میں اس امر کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ کہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا گئے۔ ہمارے مناظر نے بھی اپنی طرف سے حیات مسیح کے اثبات میں پورا زور لگایا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدی مناظر کے دلائل سننے کے بعد گو ہمارا اعتقاد یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ مگر عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرتی۔ کہ کس طرح ایک انسان دو ہزار سال بغیر کھائے پیئے کے آسمان پر زندہ رہ سکتا ہے۔

اجرائے نبوت پر مناظرہ

دوسری رات ہماری طرف سے مولانا ابوبکر ایوب صاحب سماٹری مناظر تھے۔ آپ کی قابلیت اور وسعت معلومات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دوسرے ہی دن کئی اخباروں نے کالم کے کالم مولانا کی تعریف اور مناظرہ کی سرگذشت میں صرف کئے۔ چنانچہ ایک مشہور اخبار کا ایڈیٹر لکھتا ہے :-

"آج کی رات پہلے تجربہ کی بنا پر میں وقت مقررہ سے

بہت پہلے ہال میں پہنچ گیا۔ مگر یہ دیکھ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ احمدیوں کی طرف سے ایک گورے رنگ کا نوجوان جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ پنجاب یونی ورسٹی کا سند یافتہ ہے کھڑا ہوا۔ نہایت سلاست اور روانی سے ایک ایسے انوکھے اور مشکل مضمون پر تقریر کر رہا ہے۔ کہ جو ہم نے اپنی زندگی بھر کبھی نہیں سنا۔ اور باوجود اس بات کے کہ کثیر مجمع اس کے خیالات کا مخالف ہے مگر وہ ایسے مؤثر اور دلنشین پیرائے میں کلام کر رہا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا لوگوں کے سروں پر جانور بیٹھے ہیں۔ اور انہیں خطرہ ہے۔ کہ ذرا ہلے۔ تو اڑ جائیں گے۔ بلکہ بعض کو تو یہاں تک کہتے سنا۔ کہ اس قسم کی تقریر ان جزائر میں پہلے کبھی نہیں سنی گئی"

صداقت مسیح موعودؑ پر مناظرہ

ہماری طرف سے مناظر مولانا رحمت علی صاحب تھے۔ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ ان کی زبان میں جادو بھرا ہوا ہے۔ آپ نے ایک گھنٹہ صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ مخالف مناظر نے جب دیکھا۔ کہ ان دلائل کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور پبلک کی توجہ اس طرف مائل ہو چکی ہے۔ تو مختلف اشتعال انگیز باتوں سے لوگوں کو بدظن کرنے لگا۔ کبھی کہتا یہ گورنمنٹ انگریزی کے جاسوس ہیں۔ کبھی کہتا۔ گورنمنٹ سے تنخواہ لیکر کام کرتے ہیں۔

غرض اس قدر نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ جو بالکل بے نظیر تھی احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو خدمت اسلام کے لئے بیش از بیش مواقع عطا فرمائے۔ اور جلد وہ موقع لائے جب تمام دنیا میں احمدیت ہی احمدیت کا چرچا ہو۔ اور میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے حقیقی خادم دین بنائے

(مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مولوی فاضل نے مندرجہ بالا ترجمہ کیا)

ایک ضروری اعلان

اس سے پیشتر میں نے یہ نوٹ اخبار میں شائع کرایا تھا۔ کہ وہ دوست جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ وہ اپنے الہامات کشوف اور خوابیں حلفیہ بیان کے ساتھ لکھ کر ارسال فرمائیں اور یہ بھی لکھا تھا۔ کہ اگر کسی غیر صحابی کو بھی کوئی خواب یا الہام یا کشف حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق ہوا ہو تو وہ بھی ارسال فرمائے۔ مگر مجھے بعض صحابیوں کو ملنے کا موقعہ ملا۔ ان سے میں نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق کوئی خواب یا الہام یا کشف ہوا تھا۔ تو انہوں نے اپنے کئی الہامات اور خوابیں سنائیں مگر افسوس کہ انہوں نے حسب اعلان ناظر صاحب کی خدمت میں تاحال لکھ کر روانہ نہیں کئے۔ پس اس درخواست کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ہر وہ احمدی جسکو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق کوئی خواب یا الہام یا کشف ہوا ہو۔ وہ فوراً حلفیہ بیان کے ساتھ لکھ کر ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں روانہ کر دیں۔ تاکہ تمام الہامات وغیرہ محفوظ ہو کر جلدی چھپ سکیں۔ نیز مفصلہ ذیل امور میں سے جو جو کسی جگہ واقع ہوا ہو۔ خواہ انفرادی طور پر خواہ بلحاظ جماعت وہ مفصل لکھیں۔

(۱) مخالفین سلسلہ کی طرف سے ہمارے خلاف کسی قسم کا فتوے شائع ہوا ہو

(۲) احمدیوں کو احمدیت کی وجہ سے مارا پیٹا گیا ہو۔

(۳) احمدیت کی وجہ سے جائداد چھینی گئی ہو۔ یا گھر بار سے علیحدہ کر دیا گیا ہو

(۴) بیوی بچے چھین لئے گئے ہوں

(۵) احمدیت کی وجہ سے جھوٹے مقدمات دائر کئے گئے ہوں۔ (مقدمہ کی مختصر روئداد)

(۶) احمدیت کی وجہ سے مخالفین نے نقصان پہنچایا ہو۔

(۷) مُردوں کو قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا ہو۔ یا دفن شدہ مردوں کو قبرستان سے نکلوا کر پھینک دیا ہو۔

(۸) مساجد چھین لی گئی ہوں۔ یا مسجد میں داخل ہونا بند کر دیا گیا ہو۔ مذکورہ امور میں سے جو امر کسی جماعت کو انفرادی طور پر یا بلحاظ جماعت پیش آیا ہو۔ براہ کرم ۲۵ نومبر کے اندر اندر لکھ کر ارسال فرمائیں۔ (عبدالغفور مہتمم تبلیغ)

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کے موقعہ پر تقسیم کرنیکے لئے چار بہترین ٹریکٹ

شان محمدؐ — ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام — عہ سینکڑہ

نبی کریمؐ کی قربانیاں — تقریر حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ — عہ سینکڑہ

پیارے رسولؐ کے پیارے حالات — پروفیسر کے این مترا ایم اے ایس بی سکاٹ — عہ سینکڑہ

پریم بھرے گیت — ہندو شعراء کا نعتیہ کلام — عہ سینکڑہ

یہ ٹریکٹ جو نظارت تالیف و تصنیف کی زیر نگرانی شائع گئے گئے ہیں۔ اکیس ۲۱ ہزار چھپے تھے۔ جن میں سے اب صرف تین ہزار رہ گئے۔ باقی سب فروخت ہو گئے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ باقی ماندہ بھی جلد سے جلد منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

لکھائی عمدہ کاغذ بہترین چھپائی اعلیٰ مضامین موقعہ کے لحاظ سے موزون اور بہترین۔ گر قیمت برائے نام رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست آسانی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر مسلم اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ ان ٹریکٹوں کو جس نے بھی دیکھا اور پڑھا ہے۔ اسی نے اظہار پسندیدگی و خوشنودی فرمایا ہے۔ اور اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے نہایت موزون اور بہترین قرار دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ چند یوم کے اندر ہی اندر ۱۶۔ ۱۷ ہزار ٹریکٹ فروخت ہو گئے۔ اور ابھی آرڈر آرہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جن دوستوں یا جماعتوں نے ابھی تک ان کی فرمائشیں نہیں بھیجیں۔ وہ وقت کی تنگی کو دیکھتے ہوئے جلد ہی اپنے اپنے آرڈر بھیج دیں گے۔ ایک دو ٹریکٹ اب دوسری بار بھی چھپ رہے ہیں:

ملنے کا پتہ:- بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ایک نادر اور تازہ تصنیف یوم سیرۃ النبیؐ کے موقعہ پر

انسان کامل

(مؤلفہ)

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل

یہ رسالہ بالکل نئی طرز و انداز پر فاضل مؤلف نے تحریر فرمایا ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان کامل ثابت کرنیکے لئے ان تمام حالات کو جو چالیس سے زائد ہیں۔ اور جو دنیا میں کسی انسان پر وارد ہونے ممکن ہیں پیش کیا ہے۔ اور پھر ان تمام حالات کو آنحضرت صلعم پر وارد ہونا ثابت کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص کوئی نبی کوئی اوتار اور کوئی رشی ان تمام حالات میں سے نہیں گذرا۔ اس لئے اسوۂ کامل بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ان تمام حالات کو ایک ایک کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی کے واقعات سے نہایت دلچسپ اور مؤثر پیرائے میں مطابق کر کے دکھایا ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا ہی متعصب سے متعصب انسان کیوں نہ ہو۔ متاثر ہوئے بغیر نہ رہیگا۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب جلی اور کاغذ نہایت عمدہ قیمت ۳ر ایک روپیہ کی چھ عدد

تازہ تبلیغی ٹریکٹ بغرض تقسیم عام

زندہ نبی — لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی سینکڑہ ۱۲ر

محمد عربیؐ — از حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فی سینکڑہ ۱۲ر

دنیا کا اولوالعزم نبی — از حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی سینکڑہ ۱۲ر

اسلامی اصول کی فلاسفی — گورمکھی فی روپیہ ۵ عدد

دنیا کا عظیم الشان محسن — لیکچر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فی سینکڑہ ۱۲ر

اسلامی اصول کی فلاسفی — ہندی فی روپیہ ۵ عدد

کتاب گھر۔ قادیان

کناری رونس (رجسٹرڈ)

بیگمات کے لئے — ایک نعمتِ غیر مترقبہ

اگر آپ اپنی صحت کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کو ہمیشہ درست رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو قوی اور مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی قوت مردمی کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر عورتیں اپنی مخصوص بیماریوں سے بچنا چاہتی ہیں۔ اور اولاد کو مضبوط اور توانا بنانا چاہتی ہیں۔ تو جلد سے جلد کناری رونس کا استعمال شروع کر دیں۔ کناری رونس کی تین شیشیوں کا استعمال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو عیاں طور پر بتا دے گا کہ یہ کس قدر بیش بہا چیز اور نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

کناری رونس بڑے بڑے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ ویسے تو ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے لیکن آج کل موسم میں اس کا استعمال بہ نسبت زیادہ اچھا اور مفید ہے۔ بس جلد سے جلد آرڈر بھجوائیں تاکہ موجودہ وقت ضائع نہ ہو۔ قیمت ایک شیشی عہ تین شیشی للعہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

دلکشا ہیر آئل (رجسٹرڈ) یہ تیل تمام تیلوں کا سرتاج اور سب سے بڑھ کر فائدہ مند ثابت ہوا ہے اس کے فوائد کا اعتراف کرنے والے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹۵ فی صدی ہیں۔ باقی پانچ فی صدی بھی محض گراں قیمت کا عذر کرتے ہیں۔ ورنہ فوائد سے انہیں بھی انکار نہیں۔ بس اگر آپ اپنے بالوں کی حفاظت چاہتے ہیں۔ ان کو لمبا مضبوط اور ملائم بنانا چاہتے ہیں۔ اور ان کو اصلی رنگ میں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس تیل کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ اونس عہ فی سیر مغہ۔ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک دو شیشیوں پر ایک شیشی کے برابر محصول لگتا ہے۔ اس لئے آرڈر دیتے وقت اس بات کا خیال رکھا کریں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان پنجاب

دو ناطے

کنواری لڑکیاں تعلیم یافتہ جوان قوم شیخ مہدی رتے نہایت شریف خاندان احمدی کے لئے دو لڑکے برسر روزگار یا صاحب جائداد ہوں۔ ضرورت ہے۔

درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

مولا بخش نمبردار

سیکرٹری انجمن احمدیہ

چک ۵۳ جنوبی ڈاکخانہ چک ۴۶ جنوبی۔ علاقہ سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

یروشلم کے ہائی کمشنر نے فلسطین کے تازہ فسادات کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جس کے صدر سر ولیم موریسن چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ایف اے اور بی اے کے جو امیدوار ۱۹۳۳ء کے امتحان تاریخ میں ناکام رہے ہیں۔ ان کے لئے ۱۹۳۴ء میں بھی ۱۹۳۳ء کا سلیبس رہے گا۔ اور اسی کے مطابق ان کا امتحان ہوگا۔

جائنٹ کمیٹی کا اجلاس ۱۶ نومبر کو ختم ہوگیا۔ لیکن چونکہ کمیٹی کو ابھی برما کے مسئلہ پر غور کرنا ہے۔ اس لئے ۲۱ نومبر کو پارلیمنٹ کے نئے اجلاس میں دونوں ایوانوں کے سامنے کمیٹی کے دوبارہ تقرر کی قرارداد پیش کی جائے گی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبارات میں جو مہاراجہ الور کے متعلق یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ وہ واپس آجائیں گے یہ غلط اور بے بنیاد ہے۔

وائسرائے ہند نے ۱۷ نومبر کو تاجدار افغانستان محمد ظاہر شاہ کو نادر شاہ کے واقعہ قتل پر پیغام تعزیت ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس قابل نفرت جرم کے ارتکاب پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے میں آپ اور آپ کے جملہ متعلقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ اور آپ کی فلاح و بہبود کے لئے مخلصانہ دعا کرتا ہوں۔

سردار ہاشم خاں وزیر اعظم افغانستان پشاور کی ۱۷ نومبر کی اطلاع کے مطابق مزار شریف کے دورہ کے بعد کابل واپس پہنچ گئے ہیں۔

کونسل آف سٹیٹ کے آئندہ اجلاس میں آنریبل مسٹر مشیر حسین قدوائی نے یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ چونکہ مجلس اقوام جنگوں کو روکنے اور کمزور اقوام کے تحفظ سے بالکل قاصر رہی ہے۔ اس لئے حکومت ہند مجلس موصوفہ کی رکنیت سے علیحدہ ہو جانے کا نوٹس دے دے۔

حکومت کشمیر نے گلینسی کمیشن کی سفارشات کے سلسلہ میں ۱۶ نومبر کو ایک اعلان کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ کمیشن نے کشتی بانوں کی معروضات پر غور کرتے ہوئے سفارش کی تھی۔ کہ ۱۔ جس مقام پر کشتیاں تمام سال بے کار پڑی رہیں وہاں ان کو محصول سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ ۲۔ جو کشتیاں صرف کشتی بانوں کے لئے استعمال کی جائیں ان پر بھی کوئی محصول نہ لیا جائے۔ ۳۔ بلدیہ کے حدود کے اندر خالی کشتیوں کو ٹھہرانے کے لئے مفت جگہ دی جائے۔ حکومت نے پہلی اور دوسری سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ تیسرے امر کے متعلق میونسپل کمیٹی سری نگر پہلے ہی کارروائی کر چکی ہے۔ کشتی بانوں کے بعض اور مطالبات بھی منظور کرتے ہوئے حکومت کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ اب ان کی کوئی جائز شکایت باقی نہیں رہی۔

پٹیالہ کرکٹ ٹیم نے ۱۵ نومبر کو ایم۔ سی۔ سی ٹیم کے مقابلہ میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ ایم سی سی کی تمام ٹیم کا سکور ۲۳۰ تھا۔ مگر جب پٹیالہ ٹیم کا سکور ۲۳۵ ہوا۔ تو ابھی چار کھلاڑی آؤٹ ہونے باقی تھے۔ لیکن چونکہ سکور بڑھ چکا تھا اس لئے کھیل ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کھیل میں سید وزیر علی نے ۱۵۶ رنز بنائیں۔

بنگال پولیس کے ایک سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ایس۔ ایچ فرنچ نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے ۱۵ نومبر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں تجویز پیش کی۔ کہ بنگال میں دہشت انگیزی کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک سپیشل وزارت کا قیام اور مستقل قوانین کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ میمورنڈم میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تحریک فنا ہونے کے قریب ہے۔ اگر نظر بندوں کو رہا کر دیا گیا تو محکمہ سراغ رسانی صورت حال کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اس دوران میں مسٹر فرنچ سے جب سوال کیا گیا کہ دہشت انگیزوں کا مقصد کیا ہے تو انہوں نے کہا قدیمی ہندو راج کو قائم کرنا۔

لنڈن سے ۱۶ نومبر کی اطلاع ہے کہ دو برطانی جہاز "سکیل بائی" جو ۳۶۳۰ ٹن کا تھا۔ اور سینٹ کونٹین جو ۳۵۲۸ ٹن کا تھا۔ بحیرہ اوقیانوس میں طوفان میں پھنس گئے "سکیل بائی" نے فوری امداد کیلئے بحری پیغام بھیجا۔ اور بعد ازاں ایک پیغام موصول ہوا۔ کہ ملاح کشتیوں میں سوار ہو کر بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر پیغام آیا۔ کہ "سکیل بائی" کو ملاحوں نے جو ۲۷ ہیں خالی کر دیا۔ اور جہاز نذر طوفان ہونے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس پر بہت سے تیز رفتار جہاز "سکیل بائی" کی امداد کے لئے روانہ کئے گئے۔ مگر ملاحوں کا کوئی پتہ نہ چلا اور جہاز واپس آ گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے طوفان میں کشتیوں کا بچنا محال تھا۔ دوسرا جہاز بچ گیا ہے۔

امریکہ کے وزیر خزانہ اور نائب وزیر خزانہ اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اب خزانہ کے انچارج عملی طور پر پریذیڈنٹ روزویلٹ ہیں۔ وزیر خزانہ کے مستعفی ہونے سے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی اقتصادی بحالی کی حکمت عملی کو منفعت پہنچا ہے۔

ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال عیسائی مذہب کی تبلیغ کے لئے ٹریکٹوں کی اشاعت پر ۲۷ ہزار روپیہ خرچ کیا جائے۔

اٹلی کے ایک اخبار کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ ایبے سینیا کی گورنمنٹ نے جاپان کو اس امر کے لئے غیر معمولی مراعات دے دی ہیں۔ کہ وہ ایبے سینیا میں روئی کی کاشت کر کے ہندوستان کی روئی کی مارکیٹ کو نقصان پہنچائے۔ اس سلسلہ میں جاپان اور ایبے سینیا میں عہد و پیمان بھی طے ہو چکے ہیں اور ایبے سینیا کی گورنمنٹ نے ایک ہزار ایکڑ رقبہ زمین جاپان کو روئی کی کاشت کے لئے مفت پیش کیا ہے۔

رنگون میں حکومت برما نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے جس کے ماتحت رنگون کے مقامات عامہ پر پتنگ اڑانا۔ اور فٹ بال یا دوسرے کھیل کھیلنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح کمشنر پولیس سے لائسنس حاصل کئے بغیر تجارت یا کاروبار کو فروغ دینے کے لئے گراموفون یا لاؤڈ سپیکروں کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

شاہ عراق کے متعلق بغداد سے ۱۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ ان کی شادی چچا زاد بہن سے ہو گئی ہے جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ اس شادی پر کسی قسم کی شاہی رسوم ادا نہیں کی گئیں۔

دہلی میں ۱۸ نومبر کو جو کابل کی تازہ ترین اطلاعات پہنچیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نادر شاہ کے قاتل عبد الخالق کے مقدمہ کی سماعت ابھی شروع نہیں ہوئی۔ افغانستان میں امن و امان ہے۔

"زمیندار" کمپنی کے خلاف لاہور سے ۱۸ نومبر کی اطلاع کے مطابق مسٹر کے ایس ایڈووکیٹ نے پانچ صد روپیہ کا دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ عدالت نے اس مقدمہ میں اخبار "زمیندار" کے خلاف ڈگری دے دی۔ اور پچاس روپیہ ماہانہ قسط مقرر کرائی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مشاورتی کمیٹی منعقدہ لاہور میں ۱۷ نومبر کو ایک ممبر کے دریافت کرنے پر بتایا کہ مارچ ۱۹۳۳ء کو ختم ہونے والے سال میں ایک لاکھ چالیس ہزار ۹۴۷ اشخاص نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بغیر ٹکٹ کے سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

کپاس کا نرخ امرتسر میں ۱۸ نومبر کو حسب ذیل تھا۔ کپاس ۴ روپے ۸/ روئی ۱۱ روپے ۱۲/ بنولے ایک روپیہ ۱۱/

ماسکو سے ۱۷ نومبر کی اطلاع ہے کہ افغانستان رومانیہ اور پولینڈ کے بعد اب ایران نے بھی روس سے معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف کارروائی نہیں کریں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی